رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

GILA SHEKHUPURA
DELY.
8 DEC 30
8 30 A.M.

بدر

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۹ھ | نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے خاندان رسالت کے جملہ ممبران خیریت سے ہیں۔

(۲) جلسہ سالانہ کی زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ خداوند کریم اپنے فضل سے کثیر احباب کو اسمیں شمولیت کی توفیق دے۔ آمین

(۳) خاکسار ایڈیٹر فاروق جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی تھی۔ خانیوال ضلع ملتان میں احمدیہ جلسہ پر گیا۔ میرے ساتھ برادران مولوی محمد یار صاحب مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضلان بھی تھے۔ ۲۹-۳۰ نومبر و یکم دسمبر کو تین یوم منڈی خانیوال میں یہ جلسہ ہوا۔ خدا کے فضل سے احمدیت کا وہاں بیج بو دیا گیا۔ جو انشاء اللہ پھولیگا اور پھلیگا۔ روئداد جلسہ وہاں کے سیکرٹری صاحب بھیجیں گے۔ تو شائع ہو جائیگی۔ میں ۲ دسمبر کو بخیریت تمام بعہ مولوی محمد یار صاحب کے واپس دارالامان میں آیا۔ اور مولوی عبدالغفور صاحب علاقہ ڈیرہ غازیخاں میں دورہ کرنیکے لئے چلے گئے۔

افسوسناک موت:۔ یہ خبر نہایت افسوس سے لکھی جاتی ہے۔ کہ برادرم بابو فخرالدین صاحب ملک کتا۔ گھر قادیان کی ۴

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۳۰ء

(جلسہ)

۲۶، ۲۷، ۲۸-دسمبر ۱۹۳۰ء قادیان میں منعقد ہوگا

پہلا دن (جمعہ) ۲۶ دسمبر

پہلا اجلاس

نمبر مضامین	وقت	مضمون	لیکچرار
	۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
	۱۰ " " ۱۰½ "	افتتاحی تقریر	حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
	۱۰½ " " ۱۱ "	خطبہ استقبالیہ	ناظر ضیافت
۱	۱۱ " " ۱۲ "	اقتصادیات اسلام	چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے
۲	۱۲ " " ۱ "	سناتن دھرمی بھائیوں میں تبلیغ اسلام کے مؤثر ذرائع	شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور

نماز جمعہ و عصر ایک بجے سے تین بجے تک

کوشش جمیل بخشے ۔۔۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ انجمن جماعت احمدیہ بابت ۱۹۳۰ء

۲۶ر دسمبر ۱۹۳۰ء بروز جمعہ

۱۰ بجے سے ½۱۰ تک تلاوت قرآن کریم و نظم

½۱۰ ؍ ۱۱ ؍ احمدیت کی ترقی کا راز

زبیدہ خاتون صاحبہ آف پشاور

۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک سیرۃ نبی کریمؐ قرآن کی عملی تصویر ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب

۱۲ بجے سے ۱ بجے تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از روئے قرآن کریم و احادیث ؛

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

۲۷ر دسمبر ۱۹۳۰ء بروز ہفتہ

۱۰ بجے سے ½۱۰ تک تلاوت قرآن کریم و نظم

½۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک عورتوں کی اصلاح خود ان کے ہاتھ میں ہے۔

محترمہ ام طاہر صاحبہ

۱۱ بجے سے ۱ بجے تک **تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز**

ایک بجے سے ½۱ بجے تک دنیا میں امن قائم رکھنے کا واحد ذریعہ صرف

احمدیت ہی ہے ؛

افتخار اختر صاحبہ (ایف اے) آف لاہور

½۱ بجے سے ۲ بجے تک نماز کی فلاسفی اور اسکے فوائد

محمودہ خاتون صاحبہ آف منٹگمری

۲۸ر دسمبر ۱۹۳۰ء بروز اتوار

۱۰ بجے سے ½۱۰ بجے تک تلاوت قرآن کریم و نظم

½۱۰ بجے سے ½۱۱ بجے تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

½۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک عورتوں میں تعلیم مذہبی کی ضرورت

جناب سیدہ سارہ بیگم صاحبہ

۱۲ بجے سے ½۱۲ بجے تک وفات مسیح ناصری علیہ السلام

معصومہ رشیدہ صاحبہ آف امرتسر

½۱۲ بجے سے ۱ بجے تک صداقت مسیح موعود علیہ السلام

امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبدالرحمن صاحب مصری

ایک بجے سے ½۱ بجے تک تعلیم نسواں

استانی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم

½۱ سے ۲ بجے تک۔ متفرقات و دعا (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

دوسرا جلاس

نمبر شمار	وقت	مضمون	لیکچرار
۳	۳ بجے سے ۴ بجے تک	اسلام اور برہمو سماج	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے
(۴)	۴ ؍ ۵ ؍	صداقت حضرت مسیح موعود از روئے تورات و انجیل	ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل

دوسرا دن (ہفتہ) ۲۷ر دسمبر

پہلا اجلاس

½۹	۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۵	۱۰ ؍ ۱۱ ؍	اجرائے نبوت از روئے قرآن کریم	شیخ عبدالرحمن صاحب مصری مولوی فاضل بی اے
۶	۱۱ ؍ ۱۲ ؍	حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو کس نئے رنگ میں پیش کیا۔ جس سے خود مسلمان پہلے ناواقف تھے	ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۷	۱۲ ؍ ۱ ؍	برکات خلافت	مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے تین بجے تک

دوسرا اجلاس

تین بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شروع ہوگی

تیسرا دن (اتوار) ۲۸ر دسمبر

پہلا اجلاس

½۹	۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹	۱۰ ؍ ۱۱ ؍	حضرت مسیح موعودؑ کی عبادت الٰہی	مفتی محمد صادق صاحب
۱۰	۱۱ ؍ ۱ ؍	واقعہ صلیب مسیح ناصری	میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے تین بجے تک

دوسرا اجلاس

تین بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شروع ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۷ ردسمبر ۱۹۳۰ء

کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سالانہ جلسہ کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد

اور

دوستوں کیلئے اعلان

بجائے اس کے کہ میں سالانہ جلسہ کے لئے کوئی اپنی طرف سے تحریک کروں۔ مناسب ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار جلسہ کے واسطے ۱۸۹۲ء میں شائع کیا تھا وہ ہی نقل کر دوں۔ اس سے بڑھکر احمدیوں کے واسطے کوئی تحریک نہیں ہو سکتی۔ (ایڈیٹر)

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

بعد ہذا بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے۔ کہ ۲۷ ردسمبر ۱۸۹۲ء کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے۔ کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ اور ان کے معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں۔ کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ آپ تمام جاندروں پر رحم رکھتے ہیں۔ اور ہم بھی انسان ہیں۔ اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو۔ کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر۔ سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے۔ اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے۔ کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں۔ جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے۔ جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

..... عنقریب وہ وقت آتا ہے۔ بلکہ نزدیک آگیا ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا۔ اور نیچر کی تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہینگے۔ اور نہ ان میں بے ہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے اور خدا تعالیٰ اس اُمت وسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دیگا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحا پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔ بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک صاحب جو اس الٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کیساتھ ہو۔ اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات آن پر آسان کر دیوے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے۔ جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر۔ اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور عفی اللہ عنہ۔ (۷ ردسمبر ۱۸۹۲ء)

مسیح موعود کا پیغام اپنی جماعت کے نام

یہ ایک چھوٹے سائز کا رسالہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو خاص اشتہار جو اپنی جماعت کے لئے حضورؑ نے تحریر فرمائے تھے چھاپ دیئے ہیں۔ چند نسخے باقی ہیں۔ ایک کاپی کے لئے ۱۰ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے منگالیں (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

سیفول عدو اُلست مومنا

نبوت مسیح موعودؑ اور امیر پیغام

خدا تعالیٰ کی شان ہے۔ کہ کل تک غیر احمدی حضرات مسیح موعودؑ کو نعوذ باللہ کافر اور کاذب قرار دیتے تھے۔ لیکن آج وہ لوگ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ حضرت مسیح موعودؑ کے دشمن ہیں۔ اور آپ کی مخالفت میں دن رات کوشاں ہیں۔ پہلے (حضرات پیغامیان) وہ آج مسیح موعودؑ کی مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ معاذ اللہ حضرت مسیح موعودؑ کو کافر اور کاذب کہتے ہوئے بھی شرم نہیں کرتے۔ بلکہ ان کا لوکل لٹریچر نبوت مسیح موعودؑ کے انکار میں وقف ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں اہلبیت مسیح موعودؑ بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور ازواج مطہرات اہلبیت مسیح موعودؑ کی نسبت جو لچر اور پاجیانہ حملے ان لوگوں نے کئے۔ ان پر دنیا عالم اور سخت سے سخت دشمن بھی ان کو حقارت اور نفرت سے دیکھتا ہے۔ خصوصاً داتوی ملاں۔ اور پیر گیلانی وغیرہ دوستوں نے تو کمال ہی کر دیا ہے۔ رفع شک کے لئے داتوی ملاں کا رسالہ مسیح ہندوستان کافی ہے۔ خدا کی شان کہ وہ بھی زمانہ تھا۔ کہ یہ حضرات معہ اپنے امیر ایدہ اللہ کے جناب حضرت میرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی کو دنیائے عالم میں نبی اللہ رسول اللہ پیغمبر آخر زمان موعود ول وغیرہ ناموں سے پیش کرتے تھے۔ اس کے تعلق ان کی تحریریں خصوصاً جناب مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کی اپنی تحریرات شاہد ناطق ہیں۔ لیکن آج بھی وہ زمانہ ہے۔ کہ یہ حضرات معہ اپنے مجدد الدین (مولوی محمد علی) کے مسیح موعود کی نبوت کے منکر ہیں۔ بلکہ ساتھ ہی ایسے عقیدہ والے لوگوں کو غالی قرار دیا جاتا ہے۔ اور مدعی نبوت کو کافر اور دجال وغیرہ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ بلکہ ان کے امیر ایدہ اللہ نے جو کہ ۱۹۰۷ء اور اس سے پہلے جناب سیدنا مسیح موعودؑ کو پیغمبر آخر زمان بزمرہ انبیاء ماسبق یقین کرتا تھا۔ اسی قلم سے اسی پیغمبر آخر زمان کی نبوت کے مقابلہ پر بلڈنگس بنگلہ میں ایک کتاب النبوۃ فی الاسلام لکھ کر اسی پیغمبر آخر زمان (مسیح موعودؑ) کو مدعی نبوت کاذب اور دجال ناموں سے یاد کیا۔ بلکہ اسی پیغمبر آخر زمان (مسیح موعودؑ) کے دعوی نبوت میں تیس دجالوں والی حدیث کو اپنے اثبات دعوی میں پیش کیا۔ دیکھو کتاب النبوت فی الاسلام صفحہ ۵ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام۔

مولوی محمد علی صاحب کی دیدہ دلیری

۱۹۰۷ء اور اس کے پہلے جبکہ مولوی صاحب قادیان دارالامان میں سکونت پذیر تھے۔ اور ان دنوں میں مولوی صاحب کی زیر ارادت رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجرا تھا۔ اسی مدعی نبوت (مسیح موعود) کے دعوی نبوت کے اثبات میں منکرین اور مخالفین کے مقابلہ میں بدلائل انہی پرچوں میں متواتر پے در پے مضامین شائع ہوتے تھے۔ اور آپ والا خود بذات اسی مدعی نبوت (مسیح موعود) کی نبوت کے سب سے بڑے حامی اور ممد و معاون تھے۔ لیکن آج بھی وہی مبارک ہاتھ اور قلم ہے۔ کہ جس سے اسی مدعی نبوت (مسیح موعود) کی نبوت کی مخالفت میں بطور تردید کتاب النبوۃ فی الاسلام لکھ کر اسی مدعی نبوت (مسیح موعود) کو کافر اور دجال لکھ کر اسی تیس دجالوں والی حدیث میں شامل کیا۔ چہ خوب انا للہ وانا الیہ راجعون الخ

۱۹۰۷ء اور اس کے پہلے کے لوکل پرچے ریویو آف ریلیجنز جو کہ زیر ایڈیٹری مولوی صاحب وقتاً فوقتاً فرداً فرداً قادیان شریف سے شائع ہوتے تھے راقم کے زیر مطالعہ ہیں۔ ان کو پڑھکر مولانا کی اس نئے بلڈنگی دور کی تبدیلی میں اس موجودہ تحریف اور دیدہ دلیری پر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ مولوی صاحب نے کیوں کر بلڈنگس بنگلہ میں اتنی دلیری اور تحریف کر کے اپنی ماسبق تحریرات پر آناً فاناً پانی پھیر دیا۔ ناظرین فاروق کو یاد ہوگا۔ کہ راقم نے اس سے قبل فاروق مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء جلد ۱۵ بعنوان جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت پیغام سے "چند معروضات" مضمون شائع کرایا تھا۔ کہ جناب مولوی صاحب ۱۹۰۷ء اور آج کے عقائد درباره نبوت مسیح موعود کے متعلق حلف موکد بعذاب اٹھاویں۔ لیکن اس بارہ میں نہ تو جناب مولوی صاحب اور نہ ہی ان کے کسی رفیق کو ہمت پیدا ہوئی۔ کہ وہ ایسا حلف موکد بعذاب اٹھا کر حق و باطل میں فیصلہ کرتے۔ اب مزید برآں راقم پھر ان تحریرات میں سے چند ایک اقتباسات نقل کر کے مولانا کی خدمت میں مودبانہ گذارش کرتا ہے۔ کہ ضرور جناب مولوی صاحب ان تحریرات کے اصلی راز سربستہ سے راقم کو جواباً ممنون و مشکور فرمائینگے۔ وہو ھذا ؛

۱۹۰۷ء میں مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کو پیغمبر آخر زمان مانتا تھا۔

۱ یہ تمام پیشگوئیاں اس امر میں متفق ہیں۔ کہ پیغمبر آخر زمان کا نزول ایسے زمانہ میں ہوگا۔ جبکہ دنیا پرستی اور طرح طرح کے مفاسد کی افواج ایسے زور و شور سے جمع ہو جائیں گی۔ جس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں نہ گذری ہو۔ اور ہر ایک مذہب بیان کرتا ہے۔ کہ موعود پیغمبر کے نزول کے ساتھ نیکی اور بدی اور خدا پرستی اور دنیا پرستی کے درمیان اس وقت ایک سخت خطرناک جنگ ہوگا۔ اور آخر حق پرستی اور راستی کی افواج فتح پائینگی"۔ دیکھو ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ نمبر ۳ ماہ مارچ ۱۹۰۷ء۔ یہ عبارت کسی تشریح اور تنقیح کی محتاج نہیں۔ بلکہ مولوی صاحب نے اس موعود پیغمبر (مسیح موعود) کے زمانہ کو طرح طرح کے فتنوں اور مفاسد وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناموں سے موسوم کر کے تمام انبیاؤں کے زمانوں خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بھی کہیں بدرجہ اولیٰ یقین کیا ہے۔ اور خاصکر حضرت مسیح موعودؑ کو پیغمبر موعودؑ تسلیم کیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا حضرت مسیح موعودؑ کو نبی کریمؐ جیسا نبی تسلیم کرنا

مولوی صاحب فرماتے ہیں "فارسی الاصل رجل من ابناء فارس) کے متعلق جو پیشگوئی وارد ہے اس کی جڑ قرآن شریف میں موجود ہے۔ چنانچہ سورۃ الجمعہ میں آیا ہے۔ ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلالٍ مبین وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ ترجمہ خدا تو وہ ہے۔ کہ جس نے اُمّی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا۔ کہ انہیں اس کی آیات سنائے۔ اور انہیں پاک بنائے۔ اور کتاب وحکمت کی ان کو تعلیم دے۔ گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور "نیز آخری" زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہیں لوگوں کے ہمرنگ ہوگی۔ اور ان میں بھی اسی طرح" نبی مبعوث ہوگا۔ جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا۔ اور انہیں پاک بنائے گا۔ اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیگا اور خدا غالب حکمت والا ہے۔ زمخشری نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تو لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ یہ اخرین منھم سے کونسی قوم مراد ہے۔ تو اس پر آنحضور پرنور صلعم نے سلمان فارسی کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس یعنی اگر ایمان اٹھایا جاکر ثریا میں معلق ہوگا۔ تو ان فارسی لوگوں میں سے ایک شخص ایسا اٹھے گا۔ کہ وہ وہاں سے بھی ایمان واپس لے آئیگا"۔ دیکھو ریویو جلد ۶ ۳ مارچ ۱۹۰۷ء۔

اس جگہ زیادہ تشریح اور تنقیح کی چنداں ضرورت نہیں۔ اہل بصیرت کے لئے جناب مولوی صاحب کی یہ اپنی ہی تحریر حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت میں ایک بیّن دلیل ہے۔ بلکہ جناب مولوی صاحب خاص کر حضرت مسیح موعودؑ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نبی تسلیم کر کے آپ کی تائید اور تصدیق نبوت میں سورہ جمعہ کی آیت پیش کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کو صحابہ کرامؓ کے ہمرنگ تسلیم کیا ہے یہ مسلمہ امر ہے۔ جو قوم صحابہ کے ہمرنگ بلکہ عین صحابہؓ ہی ہو۔ تو اس صورت میں اس قوم میں نبی بھی لازم اور ملزوم ہے۔ جیسا کہ خود ہی جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کو نبی تسلیم کرتے ہوئے سورہ جمعہ کی آیات کریمہ کو حضور پرنورؐ پر چسپاں کرتے ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کو فارسی الاصل نبی تسلیم کرتے ہیں

فرماتے ہیں۔ آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل" نبی کی بعثت لکھی ہے۔ انہیں آخرین کہا گیا ہے۔ اور یہی وہ لفظ ہے۔ جو بجنسہٖ یا جس کے مترادف الفاظ ان تمام پیشگوئیوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ جو مسیح موعودؑ کے نزول کے متعلق ہیں۔ ان تمام باتوں سے اور نیز اس آیت کی اس تفسیر سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ صاف طور پر عیاں ہوتا ہے۔ کہ شخص فارسی الاصل جو اسلامی پیشگوئیوں میں لکھا ہے۔ وہ مسیح موعودؑ یا خاتم الخلفاء کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اہل بصیرت خود ہی غور کریں۔ کہ مولوی صاحب کس طرح صاف الفاظ میں جناب حضرت مسیح موعودؑ کو فارسی الاصل "نبی" یقین کرتے ہیں۔ زیادہ وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں۔ مولوی صاحب کی اپنی ہی تحریر کافی دلیل ہے۔

مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے ہی زمانہ کو مصلح آخر زمان کا زمانہ قرار دیتے ہیں

اسی پرچہ میں مولوی صاحب فرماتے ہیں "جب کہ گذشتہ بحث میں قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ زمانہ بعثت مصلح آخر زمان یہی زمانہ ہے۔ اور مسیح ومہدیؑ اور "شخص فارسی الاصل" وغیرہ سب اسی مصلح کے نام ہیں۔ اور ٹھیک وقت پر حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر دعویٰ بھی کر دیا ہے"۔ جناب مولوی صاحب جبکہ جناب اس بات کے خود ہی قائل ہیں۔ کہ یہ وہی خاص زمانہ ہے۔ تو پھر اس سے مدعی نبوت جناب حضرت سیدنا میرزا غلام احمد صاحب بھی بقول آپ کے سابقہ تحریرات کے وہی "پیغمبر آخر زماں" اور موعود رسول اور "فارسی الاصل نبی" ثابت ہیں۔ اب تلیس دجالوں والی حدیث کو النبوت فی الاسلام میں لکھ کر کیوں اتنی دیدہ دلیری اور سینہ زوری سے مدعی نبوت کو کاذب اور دجال قرار دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ضرور اس پر کچھ خامہ فرسائی فرمائینگے۔

مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ مانتے ہیں

مولوی صاحب فرماتے ہیں "مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعت میں لکھا ہے۔ فیوشک ان ینبی اللہ علیکی و اصحابہ فیوسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحوا کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ علیکی و اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشرا الاملاء زعمهم وقتلهم۔ یعنی خدا کا "نبی مسیح" اور اس کے ساتھی اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع یعنی دعا کرینگے۔ پس خدا ان لوگوں پر ایک کیڑا بھیجے گا۔ جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوگا۔ اور لوگ یکایک اس طرح مرجائیں گے۔ گویا وہ سب ایک ہی آدمی تھے۔ پھر آخر مسیح اور اس کے ساتھی زمین کی طرف جائیں گے۔ اور ایک بالشت بھر زمین بھی نہ پائیں گے۔ جو بدیوں سے بھری ہوئی نہ ہو"۔ دیکھو ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ صفحہ ۳۵۰ عنہ۔ ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء بعنوان طاعون اور پیشگوئی" مولوی صاحب اور ان کے دیگر رفقاء بالخصوص ملاں داتوی اور پیر گیلانی کو خدا اور رسول کا واسطہ ہے کہ اب بھی حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کی تصدیق اور اثبات میں کوئی شک کی گنجائش اور کسر باقی ہے۔ ذرا اپنے امیر ایدہ اللہ سے یہ تو پوچھیں۔ کہ اب کیوں اس مدعی نبوت کو معاذ اللہ کافر اور دجالی ناموں سے موسوم کرکے اسی عیسیٰ نبی اللہ" کو تمیں دجالوں والی حدیث میں شامل کرتی ہیں۔ ایسے واقعات کے موجود ہوتے ہوئے ہم بھی مولانا سے یہی پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ آپ نے ۱۹۰۷ء یا کہ اس سے قبل سخت ہی غلو کیا ہے۔ بلکہ دنیائے عالم کو سخت دھوکہ دیا ہے۔ جب کہ آپ کی یہ تحریرات آپ پر یا آپ کے دیگر رفقا پر حجت نہیں ہوسکتیں تو اس لحاظ سے آپ کی موجودہ تحریرات جو کہ نبوت مسیح موعود کی تردید میں شائع ہوئی ہیں۔ کچھ وقعت اور صداقت نہیں رکھتیں۔ بلکہ یہ بھی افراط تفریط کی داستان ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب حضرت میرزا صاحب کو اس زمانہ کا موعود رسول اور اسمہٗ احمد کا مصداق مانتے ہیں

اسی پرچہ میں جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ "اس جگہ یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ اس امر کا کیا ثبوت ہے۔ کہ مرزا غلام احمد وہی آخری زمانہ کا موعود رسول ہے۔ جس کے ظہور کے بعد اس عذاب کا ظہور ہونا تھا۔ اس کے جواب میں میں (مولوی محمد علی) کہتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمدؑ کے موعود رسول ہونے کا ہر ایک ثبوت موجود ہے۔ "وہ اپنے نشان کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ میں (محمد علی) امید کرتا ہوں۔ کہ جس کی طبیعت میں رتی بھر بھی انصاف ہوگا۔ وہ یقین کریگا کہ احمد جس کی شہادت میں یہ نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ درحقیقت "آخری" زمانہ کا "موعود" رسول ہے"۔ چہ خوب۔ ہمارا مسلک اور مسلمہ عقیدہ بھی آپ کی نسبت یہی ہے۔ اسمہ احمد کی بحث بھی اب فضول ہے۔ ہم بھی آپ کو اسی طرح کا موعود رسول یقین کرتے ہیں جیسا کہ مولوی صاحب کی اپنی تحریر کردہ عبارت ہے۔ میں بھی امید اور یقین سے کہتا ہوں۔ کہ اگر اہل پیغام اور ان کے امیر ایدہ اللہ میں رتی بھر انصاف ہوگا۔ تو وہ بھی یقین کرلیں گے۔ کہ احمد جس کی شہادت میں یہ نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ درحقیقت آخری زمانہ کا موعود رسول ہے۔ فتدبروا یا اولی الابصار۔

مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود کو سورہ القصص کے ماتحت رسول یقین کرتے ہیں

جناب مولوی صاحب اسی پرچہ صفحہ ۳۷۸ و صفحہ ۳۷۹ میں یوں فرماتے ہیں۔ "طاعون کی پیشگوئی قرآن مجید میں سورہ القصص میں ہے۔ وما کنا مھلکی القریٰ حتیٰ نبعث فی امھا رسولاً یتلوا علیھم آیاتنا وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظالمون الخ یعنی ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے۔ جب تک کہ ہم ان میں سے ایک بستی میں جس کو دوسری بستیوں کی ماں کہا جاتا ہے۔ ایک "رسول مبعوث" نہ کریں۔ اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے۔ مگر اس صورت میں کہ ان بستیوں کے رہنے والے ظالم ہوں"۔ اہل بصیرت سے انصاف کا مطالبہ ہے۔ خود انصاف فرماویں۔ کہ جناب مولوی صاحب کس صفائی سے جناب مسیح موعود کو قرآن شریف کے ماتحت طاعونی سلسلہ اور اموات کے وارد ہوتے دنیا عالم میں "رسول" پیش کرکے آپ کے منکرین کو طاعون وغیرہ عذابوں سے ڈراتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ میاں داتوی اور پیر گیلانی اس "رسول" کی خاطر اپنے مجدد الوقت امیر ایدہ اللہ سے پرزور مطالبہ کرینگے دیدہ شود۔

جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود کو مطابق قرآن رسول و نذیر اور نبی یقین کرتے ہیں

اسی پرچہ میں مولوی صاحب منکرین مسیح موعودؑ کو مخاطب کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ یعنی ہم عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک کہ ایک "رسول" کو نہ بھیج لیں۔ سورہ بنی اسرائیل۔ پھر سورہ اعراف میں ہے۔ ما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباساء والضراء لعلھم یضرعون۔ الخ۔ یعنے ہم نے کسی گاؤں میں کوئی "نبی" نہیں بھیجا۔ مگر وہاں کے رہنے والوں کو قحط اور بیماری کے ساتھ پکڑا۔ تا لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اور عاجزی کریں۔ ان تمام آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کبھی کوئی عذاب نازل نہیں کرتا۔ جب تک کہ پہلے ایک "نذیر" پیدا نہ کرے۔ وہ ڈرانے والا کون ہوگا۔ اس کا معلوم کرنا بھی دشوار نہیں ہوگا۔ وہ رسول وہی ہے جو مسیح موعود کے نام سے دنیا میں آئے گا۔ اور آسمانی نشان دکھائے گا۔ یہ عبارت کسی تشریح اور توضیح کی محتاج نہیں۔ جناب مولوی صاحب نے نہایت موزونیت اور صفائی سے اس "نذیر" اور "نبی" اور "رسول" اور اس کے دیگر نشانات کا صاف صاف پتہ صحیح طور سے بتادیا۔ میں امید اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ جناب مولوی صاحب اپنی عمر کے یہ آخری ایام برباد نہ کرینگے۔ اور موجودہ رویہ کا بہت جلد ازالہ فرماکر خدا کی پاک جماعت میں شامل ہوکر ابدی خوشی حاصل کریں گے۔ کیا ان کو یاد نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے انکی نسبت ایک کشف لکھا ہوا ہے۔ کہ اے مولوی محمد علی تم صالح تھے اور نیک رائے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ اعتقاد تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ رسول تھے

دیکھو ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۲ نمبر ۶ صفحہ ۲۳۳ ماہ جون ۱۹۱۳ء بعنوان خدا تعالےٰ کے نشانات اور منکرین کی جلد بازی مولوی صاحب فرماتے ہیں "خدا تعالےٰ ان استہزاء کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے۔ ولقد استھزی برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا ما کانوا بہ یستھزؤن۔ الخ" جناب مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نبوت کی تصدیق اور تائید میں مقابلہ منکرین اس آیت کریمہ سے آپ کی رسالت اور نبوت کے اثبات کا کھلم کھلا ثبوت دیا ہے۔ لہذا اس آیت سے صاف طور پر واضح ہو چکا۔ کہ جناب والا حضرت مسیح موعود کو نبی بزمرہ انبیاء ماسبق یقین کرتے ہیں۔ تب ہی آپ نے منکرین مسیح موعودؑ کے مقابلہ پر بطور استدلال اس آیت کو بڑی تحدی سے قرآن شریف سے پیش کر کے مسیح موعود کو بزمرہ انبیاء ماسبق داخل فرمایا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال میں اور مسیح موعودؑ کی تصانیف میں آخری زمانہ کے رسول مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون کا ظاہر ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ سب پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اور مسیح موعود کی صداقت کی شہادت دیتی ہیں۔ یہاں پر مولوی صاحب طاعون کے ظہور کو از روئے قرآن اور بمطابق اقوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جناب حضرت مسیح موعود کا ایک بردست نشان قرار دیکر آپ کے اثبات ادعائے نبوت و رسالت میں بطور تائید پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کی اپنی ہی عبارت مندرجہ بالا اس بارہ میں نہایت ہی فیصلہ کن ہے۔ بالآخر راقم مضمون کو ختم کر کے حق کے طالبوں سے انصاف کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی جناب مولوی صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتا ہے۔ کہ کیا آپ ۱۹۰۷ء یا اس سے قبل جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کس قسم کا رسول مانتے تھے۔ کیونکہ آپکی تحریرات سے مرزا صاحب انبیاء و پیغمبر بزمرہ انبیاء ماسبق ثابت ہوتے ہیں۔ بلکہ آپ کی نبوت اور رسالت کے اثبات دعوٰی میں آپ نے منکرین نبوت کے سامنے بڑی تحدی سے زبردست دلائل پیش کئے ہیں۔ جس سے کہ امید ہے کہ جناب والا کو کسی قسم کا کوئی انکار نہ ہوگا۔ اور راقم امید کرتا ہے کہ جناب مولوی صاحب اس بارہ میں ضرور کوئی فیصلہ کن راستہ کھولیں گے۔ اور ضرور حنفیہ فیصلہ کر کے اس دیرینہ جنگ کا خاتمہ کرینگے۔ اگر آپ کا نبوت مسیح موعودؑ کے بارہ میں اپنی تحریرات مندرجہ بالا پر حلفیہ فیصلہ آپ کی جانب سے شائع نہ ہوا۔ تو طالبان حق خود ہی اس بارہ میں فیصلہ کرینگے۔ کہ اس مسئلہ میں آپ نے کہاں تک افراط و تفریط سے کام لے کر خدا کی جماعت میں ناحق ایک بے معنی فتنہ کھڑا کیا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

منتظر جواب

منشی محمد رحمت اللہ خاں احمدی نمبر (عثمانی) از چک ایمرچ (یاڑی پورہ) کولگام ضلع سرینگر۔ کشمیر

فاروق کیلئے دس دوست مطلوب ہیں

خدا کے فضل سے فاروق کے ناظرین میں ایسے احباب موجود ہیں۔ جن کو فاروق سے دلی محبت ہے۔ اور وہ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ فاروق کی ہر ممکن امداد جو ان کی طاقت میں ہو کریں۔ لیکن ان کو کوئی موقع میسر نہیں آتا۔ اسلئے میں ایسے دوستوں میں سے صرف دس دوستوں کو یہ تکلیف دیتا ہوں کہ سالانہ جلسہ پر جبکہ ہزارہا احمدی ہر طبقہ اور ہر شہر و قصبہ سے تشریف لاوینگے۔ تو اس بابرکت موقعہ سے دوسرا کوئی اچھا اور مناسب موقعہ ان کو ملنا ناممکن ہے۔ پس وہ اس سے فائدہ اٹھا کر اگر ہمت کریں۔ اور کچھ تکلیف اٹھائیں۔ تو دس دس خریدار فاروق کیلئے جلسہ پر پھر کر پیدا کر لینا کوئی مشکل نہیں۔ لہذا مجھے ایسے دس دوست مطلوب ہیں۔ جو بطور والنٹیر اپنے اسمائے گرامی لکھ بھیجیں۔ کہ ان میں سے ہر ایک دس دس نئے خریدار فاروق کیلئے جلسہ پر پیدا کر کے فاروق کو سو جدید خریدار دیدینگے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس ہمدردی کو ضائع نہیں کریگا۔ اور ایسے دس دوستوں کا مل جانا محال نہیں ہے امید ہے کہ جلد تر وہ احباب جو اس امداد کیلئے تیار ہوں اپنے اپنے اسم گرامی سے خاکسار ایڈیٹر فاروق کو

احمدی مشن

مجھے بیگانہ احمدی نے احمدی کیا

بچپن ہی میں میرے والدین مجھے دائمی فرقت دے گئے تھے۔ اور میں یتیم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد میرے محسن یعنی میرے حقیقی چچا خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب احمدی نے میری پرورش کی۔ میری تعلیم کا خیال رکھا۔ اور میرے ہر ایک غم اور رنج میں شریک ہوتے رہے۔ اور میں نے انہیں کے زیر سایہ اپنی تعلیم کو پورا کیا۔ اور وہ ہمیشہ ہر طرح سے میرے خیر خواہ بھی رہے۔ لیکن بدقسمتی سے خانگی معاملات میں مجھ سے کچھ ایسی غلطیاں سرزد ہو گئیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میرے محسن میرے حقیقی عم مجھ پر سخت ناراض ہو گئے اور کچھ عرصہ ناراض ہی رہے۔ اس وجہ سے مجھ کو کوئی احمدیت سے دلچسپی نہ تھی۔ نہ کوئی ہمدردی تھی۔ اور نہ ہی میں دین کے معاملات میں کچھ واقفیت رکھتا تھا۔ بلکہ میں احمدیوں کا سخت مخالف ہوا کرتا تھا۔ آخر کار میں نے پے در پے سال بعد بزرگوں کی نافرمانی اور محسن کے احسانوں کو فراموش کرنے کی سزا پا کر اپنے چچا صاحب سے جا کر معافی کی درخواست کی۔ چنانچہ انہوں نے اس گنہگار کو اس کی گذشتہ غلطیوں پر درگذر کرتے ہوئے معاف کیا۔ اور پھر میرے چچا صاحب مجھ کو پہلے سے بھی زیادہ محبت کرنے لگے۔ اور پہلے سے زیادہ ہمدرد ثابت ہوئے۔ میں اپنے خدا کو حاضر ناظر کر کے کہتا ہوں۔ کہ میرے چچا صاحب اور میری چچی صاحبہ میں اس احمدیت نے وہ اخلاص والی باتیں پیدا کر دیں۔ جو کہ پہلے نہ تھیں۔ پس ان باتوں نے مجھے بھی احمدیت کی طرف مائل کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ کرنے لگا۔ اور میرے چچا صاحب نے بھی مجھے کافی امداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تعلیم اور احمدیوں کے اخلاق سے واقف کر دیا تھا۔ بلکہ میں خود یکم اپریل ۱۹۳۰ء کو قادیان شریف گیا تھا۔ اور قادیان جاکر میں احمدیوں کی تعلیم اور ان کی رہائش اور ان کے اخلاق کا اپنے دل میں وہ نمونہ لایا تھا۔ جو کہ تمام دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ بس اس کے بعد مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر خدا کی قسم کوئی اعتراض نہ تھا۔ بلکہ میں نے تو اسی دن سے احمدی دوستوں سے بڑی اچھی طرح ملنا شروع کر دیا تھا لیکن چونکہ میری بیوی کے والدین غیر احمدی ہیں۔ اس لئے مجھے بیعت میں تاخیر ہو گئی تھی۔ اس کے بعد میں اپنے گھر وزیر آباد ضلع گجرانوالہ آیا ہوا تھا۔ اور کانگرس کا بھی بڑا زور تھا۔ اور چونکہ احمدی تمام کے تمام کانگرس کے خلاف تھے۔ اس لئے میں بھی کانگرس کے خلاف تھا۔ احمدی دوستوں کو یاد ہو گا۔ کہ جب ۲۸ جون ۱۹۳۰ء کو احمدیوں کا جلسہ وزیر آباد میں مقرر ہوا۔ تو اس وقت کانگرسیوں نے اور دیگر غیر احمدیوں نے جلسہ کو خراب کرنے اور اینٹیں برسانے کے سبب ایک دن جلسہ کو لیٹ کر دیا تھا۔ کہ جلسہ بجائے ۲۸ کے ۲۹ جون کو ہوا۔ اسی رات جبکہ جلسہ ہونے کو تیار تھا۔ اور پولیس کا بھی انتظام تھا۔ میں جلسہ سننے کی خاطر ایک کوچہ سے گذر رہا تھا۔ کہ چند مسلمان اور ایک مولوی صاحب جلسہ پر جانے یا نہ جانے پر گفتگو کر رہے تھے۔ اس بات کو یا گفتگو کو سن کر میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے عرض کی کہ "مولوی صاحب جلسہ پر ضرور جانا چاہیئے۔ اگر آپ جانا نہیں چاہتے۔ تو دوسروں کو نہ روکیں۔ اس کے جواب میں پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب سنو یہ مرزائی لوگ یا قادیان والے محمد رسول اللہ کی بجائے مسیح رسول اللہ کلمہ میں پڑھتے ہیں۔ اور یہ کافر ٹھہرے۔ اس لئے ہمارے جانے کا کیا فائدہ" مولوی صاحب کے یہ الفاظ سنکر میرے تن میں آگ لگ گئی۔ میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی۔ میں نے مولوی صاحب کو کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ کیونکہ میں نے احمدیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہوا ہے اس لئے میں آپ کی اس بے ہودہ گوئی کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس پر مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے۔ یعنی جلسہ وغیرہ میں جاؤ گے۔ تو میں تمہارے پیچھے کانگرسی لگا دوں گا۔ اور تمہارے مکان پر سیاہ بھی کانگرسی پارٹی سے کرا دوں گا۔ اس پر میں نے کہا کہ مولوی جی آپ جو چاہیں کریں۔ آپ کی ان بداخلاق عادتوں کا مجھے پہلے ہی پتہ ہے۔ کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ امام مہدی کے وقت مولوی اور عالم بدترین مخلوق ہونگے۔ چنانچہ آپ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ امام مہدی کا وقت بھی یہی ہو۔ مولوی جی۔ آپ نے تو میرا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور بھی پکا کر دیا۔ چنانچہ میں نے پھر کسی اپنے رشتہ دار کو نہیں دیکھا۔ فوراً ۲۸ ستمبر ۱۹۳۰ء کو ہرو برج ریلوے سٹیشن برہان اگر اپنے چچا خانصاحب شیخ نعمت اللہ برج انسپکٹر سے بیعت کے خط کی درخواست کی۔ اور بیعت کر لی۔ سو احباب درد دل سے میرے دیگر رشتہ داروں کے حق میں دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو خدا کے مرسل مسیح و مہدی امام وقت کی پہچان کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار شیخ اکرام اللہ احمدی از برہان)

خریداران فاروق سے ایک قابل عمل درخواست

آپ صاحبان کو علم ہے کہ فاروق کی خریداری نہایت قلیل ہے جس سے اخبار کے اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے۔ اور ہر سال کچھ نہ کچھ خسارہ اور نقصان رہتا ہے۔ اسکی تلافی بجز اسکے نہیں ہو سکتی کہ تمام خریداران فاروق اسکی طرف خاص خیال کریں۔ اور موجودہ خریداران فاروق میں سے جو دوست جلسہ پر تشریف لائیں۔ وہ یہ عہد کر لیں کہ کم از کم ایک ایک نیا خریدار وہ فاروق کیواسطے عطا کرینگے۔ اور یہ کوئی مشکل یا ناقابل برداشت بوجھ نہیں۔ کہ ہر ایک پرانا خریدار ایک ایک نیا خریدار فاروق کے واسطے جلسہ پر دیدے۔ اس سے فاروق کی اشاعت بڑھ جائیگی۔ اور یقین ہے۔ کہ فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ پس یہ میری جائز درخواست ہے جو قابل قبول اور قابل عمل ہے۔ خدا آپ کے دلوں میں اس تحریک کی قبولیت کا القا کرے۔ آمین۔ اور آپکی ہمت کو ارادہ میں برکت دے اور آپ اس درخواست کو منظور فرما کر ثم

ثواب حاصل کریں۔

مشاہدات عراق

(۴)

موصل

موصل کا قدیم اور تواریخی شہر نینوا کے کھنڈرات کے بالمقابل دریائے دجلہ کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔ عہد عتیقہ کے آثار جا بجا نظر آتے ہیں۔ اکثر انبیاء کے مزار یہاں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً شیث ادریس اور دانیال علیہم السلام اس شہر کو خوبصورتی کے لحاظ سے اگر تمام عراق میں عروس البلاد کہا جائے۔ تو بیجا نہ ہو گا۔ اپریل اور مئی کے مہینوں میں یہ جگہ گشمیر جنت نظیر کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ ہر جگہ سبزہ اور پھول ہی پھول نظر آتے ہیں۔ ان دنوں کثرت سے لوگ شہر کے باہر کھیتوں میں جوق در جوق پھرتے ہیں۔ اور قدرتی مناظر سے اپنے دل کو بہلاتے ہیں۔

شفق مغرب نے تمام سبزہ پر جو لاجوردی چادر اڑھا کر گنگا جمنی کا نظارہ پیش کر دیا تھا۔ وہ اب رفتہ رفتہ لپٹنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت عجیب سماں ہوتا ہے۔ خوشگوار اور بھینی بھینی ہوا کے نرم جھونکے محو نظارہ کے مشام جاں کو کمال فرحت بخشتے ہیں۔ اس ہوا میں کچھ اس قدر فسوں گری ہوتی ہے۔ کہ ظاہری حسین خود بخود مائل بہ مدہوشی ہو کر کسی لطیف روز کی طرف توجہ دلا رہی ہوتی ہیں۔

"عربین نائیٹس" (الف لیلا) کو کچھ ایسی ہی راتوں سے تعلق معلوم ہوتا ہے۔ میں اس کیفیت کو اس جگہ اس لئے بیان کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں اسے اسلامی ممالک کے لئے عطائے ربانی کی خصوصیات سے سمجھتا ہوں۔ اگر آپ اس سر کا حل چاہتے ہوں۔ تو اس جگہ کے حالات ہی آپ کو بتا سکتے ہیں۔ میں اپنے آپ کو اسکی عقدہ کشائی سے قاصر پاتا ہوں۔

موصل کے لوگ *

حیرت کی بات ہے۔ کہ وہ لوگ جو ایک وقت اسلامی

* جو باتیں میں موصل کے لوگوں کے متعلق بیان کروں گا۔ اس کا اطلاق عام طور پر تمام عراقیوں کیلئے ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے شہرہ آفاق تھے۔ آج اپنا سب کچھ فراموش کر کے بے طرح غیروں کے تمدن میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں کے ہر طریق میں یورپ کی چاشنی نظر آتی ہے۔ سوائے محدود حلقہ کے باقی سب لوگ اپنی ہر آن میں فخریہ یورپ کی تقلید کرتے ہیں۔ میں بذات خود کسی کی بھی اچھی تقلید کا مخالف نہیں۔ لیکن یہ بات میں نہ اس جگہ سمجھ سکا اور نہ ہندوستان میں کہ آخر لوگوں کو کیا ہو گیا۔ کہ بجائے اس کے کہ یورپ والوں کی ان کے انہماک شغل۔ علم کے لئے پیہم سعی وغیرہ میں نقل کی جاتی۔ الٹے ان کی وضع قطع اور تمدن میں نقل کرنے لگ گئے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج وہ ہر طرح سے ان کے زیر اثر ہیں۔ یہ لوگ شراب اس کثرت سے پیتے ہیں کہ "واللہ عرق حلال" کا مقولہ زبان زد ہر خاص و عام ہے۔ علم کی طرف کوئی خاص رغبت نہیں رکھتے۔ سست اول درجہ کے ہیں۔ دکانیں کافی دن چڑھے کھولتے ہیں۔ اور عام طور پر عصر کے بعد ہی بند کر دیتے ہیں۔ باقی وقت کا بھی اکثر حصہ قہوہ خانوں میں چائے نوشی اور جوا کھیلنے میں گذارتے ہیں ؛

عورتوں پر ظلم

ان کی اس توضیع اوقات اور سہل انگاری کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ بیچاری عورتیں گھر کے لئے تمام ضروریات بہم پہنچاتی ہیں۔ دن کا اکثر حصہ دریا سے پانی لاتے اور کپڑے دھوتے گذر جاتا ہے۔ باقی بازار سے سودا سلف خریدتے ہیں۔ جب بھی دیکھنا۔ کہ ان مظلوموں کی پشتیں پانی ڈھوتے ڈھوتے کبڑی ہو رہی ہیں۔ تو میرا دل ان کے لئے جذبۂ ہمدردی سے پگھل جاتا۔ اور میں خیال کرتا۔ کہ اسلام کی وہ زریں تعلیم جس نے طبقہ نسواں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اعلیٰ پایہ پر لا کر کھڑا کیا تھا آج عملاً ان لوگوں کے ذریعے کچلی جا رہی ہے۔ اسی طرح کا بھیانک نظارہ میں نے بعض پٹھانی علاقوں میں دیکھا ہے۔ جہاں یہ بے زبان صبح سے لے کر شام تک پہاڑوں پر لکڑی اور گھاس کاٹنے کے لئے ماری ماری پھرتی ہیں۔ اول تو عورت کا حلقہ عمل ہی علیحدہ ہے۔ لیکن اگر ضرورتاً اس کو مرد کا ہاتھ بٹانا پڑے۔ تو اس بات کا خیال رہے۔ کہ کہیں اس کے اپنے طبعی فرائض ضائع نہ ہو جائیں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ اور تاریخ اس پر شاہد ہے۔ کہ جہاں قوموں کی تعمیر میں عورت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ وہاں ان کی تخریب میں بھی ان سے کوئی کم حصہ نہیں لیا۔ جو قوم عورت کے فرائض کی شناخت میں قاصر رہی اور افراط و تفریط کی راہ پر چلی۔ وہ دنیا سے مٹ گئی۔ یونان اور روما نے عورت کو حد سے زیادہ خود رو دی۔ جس کے نتیجے میں ان کا اقتدار ہمیشہ کے لئے جاتا رہا۔ اسی طرح جن اقوام نے عورت کو اس کے جائز حقوق نہیں دیئے۔ اول تو وہ قعر مذلت سے ہی نہیں اٹھی۔ لیکن اگر کبھی اٹھنے کا اتفاق بھی ہوا۔ تو گر گئیں ؛

موجودہ اقوام بھی انہیں دو راہوں پر گامزن نظر آتی ہیں۔ اور اگر انہوں نے بروقت عورت کے متعلق اپنی حالت کو نہ سنبھالا۔ تو لامحالہ ان کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو ان سے پہلی قوموں کا ہوا۔ مسلمانوں کو خصوصاً اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسلام نے عورت کی انسانی سوسائٹی میں پوزیشن کی اس قدر وضاحت کی ہے۔ کہ کسی اور مذہب میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا ؛

اہل یہود

اگرچہ یہاں یہودی تعداد میں مسلمانوں سے بہت کم ہیں۔ لیکن زندگی کے ہر شعبہ میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ تجارت کی وجہ سے انہیں ہر جگہ فروغ حاصل ہے۔ اب تو یہ لوگ دنیا میں اول درجے کے سرمایہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ (یہاں تک کہ محاربہ عظیم کے فیصلہ کی چابیاں دراصل انہیں کے ہاتھ میں تھیں۔) جن دفاتر میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ میں نے وہاں ان کے عنصر کو غالب پایا۔ غرضیکہ یہاں بھی یہ لوگ ہیں۔ اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے حیرت انگیز ترقی کر رہے ہیں۔ اب تمام دنیا کے یہودیوں میں کسی خاص مقصد کے لئے ایک نظام اور طاقت نظر آتی ہے اور ناممکن نہیں۔ کہ اس کا اثر مسلمانوں پر پڑے۔ (جیسا کہ بعض جگہ اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔) یہ لوگ اپنے اصولوں خصوصاً سرمایہ داری میں بنیادوں کے عین مشابہ ہیں۔ اور جس طرح اس قوم نے ہندوستان میں مسلمانوں کا خون چوس کر ان کے مال و منال پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اور اب ان کو محروم کرنے کے درپے ہے۔ اسی طرح کا خطرہ اسلامی ممالک میں یہودیوں سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ دراصل یہ سب کچھ مسلمانوں کی اپنی غفلت کی وجہ سے ہے۔ جب تک انہوں نے خدا اور رسول کے احکام پر عمل کیا۔ فتح و کامیابی نے ہر جگہ ان کے قدم لئے۔ لیکن جب ان سے روگردانی کی تو ادبار و نکبت میں جا گرے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج انہیں ہر جگہ اپنی ہستی تک کا فکر لاحق ہے ؛

اسلام نے تیرہ سو سال پہلے اپنے متبعین کو یہ تعلیم دلائی تھی۔ کہ وہ ایسے اصولوں سے محترز رہیں جو حقیقی مساوات اور اتحاد بین الاقوام کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتے ہوں۔ یہ اصول استبدادیت پیر پرستی اور سرمایہ داری کے ہیں۔ جن سے نجات حاصل کرنے کا محل اس وقت دنیا کے بہترین دماغوں کے درپیش ہے۔ اگرچہ مسلمان خود تو ان اصولوں پر کاربند نہ ہوئے۔ بلکہ ان کے ہر کام میں جمہوری سپرٹ۔ میانہ روی۔ آزادی ضمیر۔ مساوات انسانی اور شفقت علی خلق اللہ کا طغرائے امتیازی نظر آتا رہا۔ لیکن افسوس انہوں نے دوسروں کو ان سے باز رکھنے کی کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں یہ اصول فروغ پا گئے۔ مسلمانوں پر وہ اپنا زہریلا اثر چھوڑے بغیر نہ رہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو جس جس جگہ بھی زوال آیا اس کی تہ میں یہی اصول کام کر رہے تھے ؛

آج بھی اگر مسلمانوں کی ہستی کسی جگہ معرض خطر میں ہے۔ تو یہ انہیں اصولوں کے ترقی پا جانے کی وجہ سے ہے۔ پس اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں استبدادیت پیر پرستی اور سرمایہ داری کی بجائے مساوات اور اتحاد انسانی قائم ہو۔ اور ان کی ہستی صفحہ دہر پر قائم رہ سکے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ان اصولوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلاف ایک لامتناہی کوشش شروع کر دیں۔ یعنی جو قومیں ان اصولوں پر کاربند ہیں۔ انہیں اسلامی تعلیم سے بہرہ ور کریں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کی آخری سورت میں اس آخری زمانہ میں اس فتنہ عظیمہ سے جو دنیا کے امن کا تختہ الٹنے والا ہوگا پناہ کی دعا سکھائی ہے۔ خدا کرے۔ کہ مسلمان اسلام کی اس پاکیزہ تعلیم کو خود سمجھیں۔ اور دوسروں کو بھی سمجھائیں۔ آمین ثم آمین ٭

موصل میں تبلیغ احمدیت

موصل میں تبلیغ کی ابتداء اس طرح ہوئی۔ کہ شروع شروع میں مجھ سے ایک ہندوستانی جس نے وہاں شادی کر لی تھی۔ اور دیر سے وہیں رہتا تھا ملا۔ اس کے بعد وہ اکثر میرے پاس آتا۔ اور اپنے لڑکے کو بھی جس کی عمر پندرہ سولہ سال کی تھی۔ ہمراہ لاتا۔ میں نے رفتہ رفتہ انہیں تبلیغ کرنی شروع کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس کا لڑکا احمدی ہو گیا۔ جسکی بیعت کا خط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ اس لڑکے کی معرفت سے اس کے بعض عربی دوستوں کی آمد شروع ہو گئی جنہیں میں نگاہے بگاہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سناتا۔ ان میں سے ایک نے عربی لٹریچر پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ قادیان سے کتاب "احمد المسیح" مصنفہ زین العابدین سید ولی اللہ شاہ صاحب منگوا کر اسے دی۔ جسے پڑھکر وہ از حد مسرور ہوا۔ اور احمدیت میں داخل ہوتے ہی اسے تبلیغ کا انتہائی شوق پیدا ہوا۔ چونکہ یہ شخص اپنے احباب میں بارسوخ اور ایک مسجد کا امام تھا۔ اس لئے اس کے ذریعے اکثر لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچا۔ مسجد میں لوگوں کو اکٹھا کر کے "احمد المسیح" جسے اس نے حرز جاں بنایا ہوا تھا سناتا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے میرے پاس پیغام بھیجا۔ کہ ان میں سے کئی لوگ احمدیت سے معتقد ہو گئے ہیں۔ جس پر مجھے قدرتاً بہت خوشی محسوس ہوئی ٭

بعدہ اس نے اپنے نزدیک کے ایک سکول کے لڑکوں میں تبلیغ احمدیت کی۔ جن میں سے ایک کو قبولیت احمدیت کی توفیق ملی ٭

موصل سے کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں ہیں اسکی زمین تھی۔ جہاں یہ کبھی کبھی جاتا۔ احمدی ہونے کے بعد جب یہ وہاں گیا۔ تو اس نے جاتے ہی گاؤں کے شیخ کو تبلیغ شروع کر دی۔ ایک دن اس نے شیخ کو جب وہ معہ دیگر اہالیان دہ بیٹھا ہوا تھا۔ احمد المسیح شروع سے آخر تک پڑھکر سنائی جس سے شیخ اس قدر متاثر ہوا۔ کہ اس نے خواہش کی۔ کہ وہ کتاب اسے دیدی جائے۔ چونکہ یہ اس کتاب کو اپنے سے جدا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اسلئے اس نے شیخ کی خواہش کو اس طرح پورا کیا۔ کہ وہیں کتاب کی مکمل نقل کر کے اسے دیدی۔ جس پر مزید غور کرنے اور غالباً اپنے ہم حلیفوں سے مشورہ کے بعد شیخ نے اپنی اور اپنے تمام گاؤں کی احمدیت کا اعلان کر دیا۔ اور اس شخص کو مجھے گاؤں میں بلانے کے لئے کہا۔ چنانچہ اس نے اس مقصد کے لئے دو سوار ہمارے سب سے پہلے احمدی بھائی کے پاس بھیجے۔ جو دوسرے دن علی الصبح میرے پاس یہ خوشخبری لائے۔ کہ اس گاؤں کا شیخ معہ تمام گاؤں کے احمدی ہو گیا ہے۔ اور تمہارے ملنے کی بہت خواہش رکھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں اس ہندی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جس کے ذریعے ہمیں احمدیت کا زندگی بخش جام ملا ہے (پھر اوپر کی سب کیفیت کہہ سنائی) یہ خوشخبری سنکر میرے بدن میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور میں خدا تعالےٰ کا شکر بجا لایا ٭

افسوس کہ میں شیخ کی اس خواہش کو پورا نہ کر سکا کیونکہ میرے اس وقت کے حالات اسکی اجازت نہ دیتے تھے۔ زیادہ افسوس مجھے اس بات کا ہوا۔ کہ اس واقعہ کی تھوڑی ہی عرصہ بعد مجھے موصل چھوڑنا پڑا۔ ورنہ ممکن تھا۔ کہ مجھے اس واقعہ کے صحیح حالات معلوم کرنے اور وہاں کے احمدیوں سے ملنے اور ان کی تربیت کا موقع مل جاتا ٭

حضرت مسیح موعودؑ کی لائی ہوئی تعلیم اور احمدیہ لٹریچر کی اشاعت

اس واقعہ سے ایک بات جس کا میں اس جگہ خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ مترشح ہوتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم سالوں کے زنگ آلودہ قلوب میں کتنی جلدی ایک تغیر عظیم پیدا کر دیتی ہے۔ اسلام کی یہی سیدھی سادھی اور دلوں کو موہ لینے والی تعلیم تھی۔ جس نے عرب کے بدویوں میں ایسا نور بھر دیا۔ کہ وہ دنیا کے ہادی کہلائے۔ لیکن بدقسمتی سے امتداد زمانہ اور مسلمانوں کی غفلت کی وجہ سے اسلامی تعلیم کی یہ تابش مدھم پڑ گئی۔ تب خداوند کریم نے اپنے وعدہ کے مطابق نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے اس کی دوبارہ جلا کی۔ میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اب بھی دنیا میں اس تعلیم سے اسی طرح کا عظیم الشان انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ آپ اس کو اکناف عالم میں پہنچانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے لٹریچر میں جو دراصل قرآن کی صحیح صحیح تفسیر ہے۔ وہ جذب اور کشش ہے۔ کہ ایک سلیم الفطرت انسان اس کو پڑھکر اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن صد افسوس کہ اس لٹریچر کو بیرون ہند کیا ابھی تک اندرون ہند ہی پورے طور پر نہیں پہنچایا گیا ٭

برادران ملت سے اپیل

برادران ملت! اس وقت کفر و الحاد کی تاریک و تار گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ خدا اور مذہب کے نام پر ہنسی کی جاتی ہے۔ یہ رو رفتہ رفتہ تمام دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور حیرانی کی بات ہے کہ اکثر مسلمان بھی اس سے متاثر نظر آتے ہیں۔ یہی نہیں کہ مسموم ہوا سے ان کے ایمان ضائع ہو رہے ہیں۔ بلکہ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو ان کی ہستی کے بھی

٭ کیونکہ میرے لئے اس واقع کا ماخذ محض وہ پیغام تھا۔ جو میرے پاس لایا گیا ٭

دنیا سے مٹ جانے کا خطرہ ہے۔ آپ نہیں دیکھ رہے کہ ساتھ ہی اس کے دوسری قوموں نے ان کو موت و حیات کا چیلنج دیدیا ہے۔ روس اور ہندوستان کی مثالیں آپ کے سامنے ہیں۔ جہاں سے بولشویکوں اور ہندوؤں نے مسلمانوں کو معدوم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ پس اگر مسلمانوں نے اس چیلنج کو قبول کر کے اپنی زندگی کے قیام کے لئے کوئی سامان نہ کیا۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ سپین کے سے خونچکاں سانحہ سے کسی طرح بھی بچ نہیں سکتے۔ اور ہر لمحہ جو وہ غفلت میں گذار رہے ہونگے ان کی موت کو نزدیک تر کرنے والا ہوگا ؛

میں یہ باتیں مایوسی میں نہیں لکھ رہا۔ بلکہ مقصد محض مسلمانوں کی بیداری ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا تعالےٰ اسلام کی حفاظت کریگا۔ لیکن یہ حفاظت مشروط ہے ان کی اپنی تگ و دو کے ساتھ۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کے فرائض کیا ہیں۔ دوسرے مسلمان بحیثیت قوم اس وقت اس خطرہ کو دیکھتے ہوئے اس سے لاپرواہ ہیں۔ پس جہاں بھی آپ کا اس فتنہ سے مقابلہ ہے۔ وہاں مسلمانوں میں احساس پیدا کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ اور یہ صرف اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اس تعلیم کو جو آپ کو اس وقت خدا تعالےٰ کے مامور سے ملی ہے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا دیں۔ پھر آپ دیکھیں گے۔ کہ نہ صرف سپین جیسے نقصانات کی تلافی ہو گی بلکہ مادہ پرستی کے بدلے دنیا میں روحانیت کا دور دورہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کی ہستی مستحکم ہو کر شاہراہ ترقی پر گامزن ہو گی خدا کرے۔ کہ ایسا ہی ہو۔ آمین ؛

نوٹ :۔ انشاء اللہ عنقریب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لٹریچر کی نشر و اشاعت کے متعلق ایک علیحدہ مضمون لکھوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(ملک محمد رمضان)

---

۱۷ نومبر کے کامل اجلاس میں سر تیج بہادر سپرو نے چالیس منٹ تک تقریر کی۔ جس میں فصاحت اور بلاغت کا دریا بہا دیا ان کی تقریر سنکر تمام اطراف سے مبارکباد کی بوچھار ہونے لگی۔ سب سے پہلے وزیر اعظم برطانیہ اور لارڈ سنیکے نے مبارکباد دی۔ وزیر ہند

گول میز کانفرنس

اجلاس شروع ہو گیا۔ لندن کے قصر سینٹ جیمز پیلیس میں ۱۷ نومبر کو گول میز کانفرنس کا اجلاس مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ شب کو لندن میں درجہ حرارت یک لخت چودہ ڈگری تک گر گیا۔ جس سے نہایت سخت سردی ہو گئی۔ کہر کی کثرت نے سردی میں اور بھی شدت کر دی۔ مگر دوپہر کے قبل کہر دور ہو کر سورج نکل آیا۔ مندوبین کی موٹر کاروں کا مسلسل جلوس قصر مذکور میں پہنچا۔ وزیر اعظم برٹش ڈیلی گیٹوں کے درمیان بیٹھے کوئلہ کی آگ بڑی کثرت سے قصر کے کمرہ کے ایک کونہ میں جل رہی تھی۔ بجلی کے جھاڑ بڑی کثرت سے روشن تھے جس سے سارا کمرہ خوب گرم ہو رہا تھا۔

دو اجلاس :۔ اجلاس شروع ہوتے ہی مندوبین کی رائے سے اجلاس کے دو سیکشن بنا دیئے گئے۔ ایک سیکشن نے لائحہ عمل کا کام۔ اور دوسرے سیکشن کو اس اہم عام بحث و مشورہ کرنے کا کام سپرد کیا گیا۔ کہ ہندوستان کا دستور اساسی وحدتی نظام پر قائم ہو۔ یا فیڈرل (نظام ترکیبی) ؛

وزیر اعظم کی تقریر :۔ اجلاس شروع ہوتے ہی مسٹر میکڈانلڈ نے ابتداء میں ایک تقریر کر کے اس بات پر زور دیا۔ اور تمام مندوبین کو ترغیب دی۔ کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور اشتراک عمل کرنے کی ضرورت ہے ہر ایک مندوب اپنے دل میں یہ ٹھان لے۔ کہ ہم اس کانفرنس کو کامیاب کر کے رہیں گے ؛

چھ صدر نشین :۔ کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ پریذیڈنٹ اور لارڈ سنیکی ڈپٹی پریذیڈنٹ مقرر کئے جائیں۔ برٹش مندوبین۔ برٹش ہندوستان کے مندوبوں اور دیسی ریاستوں کے مندوبوں میں سے چھ چیرمین (صدر نشین) کی حسب ذیل جماعت مقرر کی گئی۔ لارڈ ریڈنگ۔ لارڈ پیل۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر نواب صاحب بھوپال۔ سر آغا خاں۔ مسٹر سر نیواس شاستری ؛

اجلاس پرائیویٹ ہوں گے :۔ کانفرنس نے کیا ہے۔ کہ اخبارات کے نامہ نگاروں کو اجلاس میں آنے کی اجازت نہ دیں۔ مگر ایک کمیٹی منتخب کر دی گئی۔ کہ جو سر شتہ سکریٹریٹ کی معرفت اخبارات کو کانگریس کی خبریں اشاعت کے لئے دیا کریگی۔ مسٹر جناح نے رائے دی۔ کہ کانفرنس کے اجلاس کامل میں اخبارات کے قائم مقاموں کو آنے دیا جائے۔ مگر ان کی تجویز کی اس بنا پر سخت مخالفت کی گئی۔ کہ کسی امپیریل کانفرنس میں آج تک ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے گول میز کانفرنس میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی ؛

پبلسٹی کمیٹی :۔ اخبارات کے خبر دینے کے لئے پبلسٹی کمیٹی حسب ذیل ممبروں کی بنا دی گئی۔ مسٹر ویجوڈ بین وزیر ہند۔ مسٹر رشبروک ولیمز۔ مسٹر جناح ؛

شاہی پیغام :۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ گول میز کانفرنس کے افتتاح کے دن جو پیغام ملک معظم کو بھیجا گیا تھا۔ ملک معظم نے ازراہ مرحمت اس کی رسید ارسال کر دی ہے۔ اس اعلان کو بہت ہی خوشی اور اطمینان سے سنا گیا ؛

مسائل کی کلید :۔ سر تیج بہادر سپرو نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ہندوستان پوری پوری ڈومی نین اسٹیٹس اور برطانوی دولت متحدہ میں مساوی حصہ دار بننے کا مستحق ہے۔ ہمارے روبرو جتنے مسائل موجود ہیں۔ ان سب کی کلید یہی ڈومی نین اسٹیٹس ہے ؛

وزیر اعظم کا رد لنگ :۔ ہندوستان کا دستور اساسی وحدتی نظام پر قائم ہو یا فیڈرل ہو۔ ایجنڈے میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے مسٹر میکڈانلڈ نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا۔ کہ کمیٹی کی رپورٹ کا آزادی کیساتھ ترجمہ کیا جائے۔ تاکہ صرف اس مسئلہ پر غور نہ کیا جائے کہ نظام حکومت وحدتی ہو یا فیڈرل۔ بلکہ ہندوؤں کو یہ بھی اجازت دیدونگا۔ کہ وہ ایسے متعلقہ مسائل کا حوالہ دے سکیں۔ کہ میں گول میز کانفرنس کا اجلاس سرکاری دفاتر کے قواعد کے مطابق نہیں کھولتا۔ بلکہ خوب آزادی سے بحث و مشورہ کیا جائے ؛

سر سپرو کی تقریر پر مبارکباد :۔ گول میز کانفرنس کے ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض عام میڈیکل ہال کی ہپی سالگرہ کی خوشی میں!

نیز جلسہ سالانہ کی تقریب پر

مندرجہ ذیل ادویات میں چونکہ خدا کے فضل سے دن بدن مقبول عام ہو رہی ہیں۔ فی روپیہ ۴ر رعایت دی جائیگی۔ یہ رعایت محض اس لئے ہے۔ تاکہ دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ورنہ ہم نے قیمتیں پہلے ہی اس قدر کم رکھی ہیں۔ کہ اس میں کمی کرنے کی بالکل گنجائش نہیں۔ لیکن تاہم اس خوشی کے موقعہ پر ہم فی روپیہ رعایت کر دیتے ہیں۔ اور یہ رعایت صرف ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۰ء تک ہے۔ ادویہ کی قیمتیں درج دی گئی ہیں۔ رعایت کے لئے رعایت سالگرہ کا حوالہ دیجئے۔

شربت فولاد

عورتوں کیلئے اعلیٰ قسم فولاد اور دیگر قیمتی ادویہ کا کیمیائی طریق پر بنایا ہوا مفید مرکب ہے۔ کمزور عورتوں میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ چہرہ پر سرخی لاتا ہے۔ حیض تکلیف سے آتا ہے۔ مرض اٹھرا جیسی خطرناک مرض سے نجات دلا کر مایوس کی گود بھر دیتا ہے۔ تندرست اور مضبوط بچہ پیدا کرتا ہے۔ ماں کا دودھ بڑھا کر بچے کو غیر دودھ سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہسٹیریا کا تیر بہدف علاج تسلیم کیا گیا ہے۔

قیمت ۵۰ خوراک ۴ر محصول ڈاک ۸ر

کنگ آف ٹانکس (یعنی شہ زور)

موسم سرما کیلئے ایک بینظیر تحفہ ہے۔ اگر آپ چاہتے ہوں۔ کہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہو جائے مایوسی کی حالت امید سے بدل جائے۔ دماغی اور اعصابی کمزوریوں کا سدباب ہو جائے۔ طبیعت میں جوش اور دل میں امنگ پیدا ہو۔ سردیوں میں چست رہیں۔ معدہ اس قدر قوی ہو کہ سیروں دودھ و گھی ہضم ہو جائے۔ تو ایک بار کنگ آف ٹانکس استعمال کریں۔

قیمت ایک ماہ کی خوراک سات روپے (للہ) محصول ڈاک ۴ر
نصف ماہ کی خوراک چار روپے (للہ) محصول ڈاک ۴ر

فیض عام منجن

ایک خوش ذائقہ خوش رنگ اور خوشبودار منجن ہے۔ دانتوں کو صاف اور چمکیلا بناتا ہے منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ اس کا استعمال دانتوں جیسی قیمتی چیز کو ہر بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت

ایک شیشی ۴ر کم سے کم ایک روپیہ کا منگوائیں
جس کے لئے محصول ڈاک ۶ر

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

انجمن حمایت اسلام کا چھیالیسواں سالانہ اجلاس

حضور نواب صاحب کا خیر مقدم

یہ خبر دی جا چکی ہے۔ کہ انجمن حمایت اسلام کا چھیالیسواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۰ء زیر صدارت ہز ہائنس نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ اسلامیہ کالج کے میدان میں منعقد ہو رہا ہے۔ لیکن اقتضائے وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تواریخ میں خفیف تبدیلی کی گئی ہے۔ یعنی اب جلسہ ۲۷ر ۲۸ر ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو ہوگا۔ ۲۷ر دسمبر بروز ہفتہ نواب صاحب ممدوح کا پبلک استقبال ریلوے سٹیشن پر صبح ۹ بجے کیا جائیگا۔ اسکے متصل بعد ہز ہائنس جلسگاہ میں تشریف لاکر افتتاحی تقریر فرمائینگے۔ اس اجلاس کے ختم ہونے پر سٹاف و طلباء اسلامیہ کالج کی طرف سے حضور ممدوح کو لنچ دیا جائیگا۔ بعد دوپہر گارڈن پارٹی کی شمولیت سے نواب صاحب ممدوح مسلمانان پنجاب کو مشرف فرمائینگے۔ اس تقریب میں حکام اور دیگر اکابرین کو بھی مدعو کیا جائیگا۔ بعد نماز مغرب اسلامی ڈنر ہوگا۔ جس میں مہمان و میزبان مسلمان ہونگے۔ اور کوشش کی جائیگی کہ جملہ ممبران انجمن اسمیں شامل ہو سکیں۔

اجلاس کا پروگرام مرتب ہو رہا ہے۔ جو گذشتہ سالوں سے زیادہ دلچسپ ہوگا۔ جمیع برادران قوم کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی تشریف آوری سے کارکنان کو شکر گذاری کا موقعہ دیں۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں مرزا قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان سے شائع کیا)